20-06-1988

جامعہ ضیا القرآن کی عمارت کا مین گیٹ

جامعہ ضیا القرآن ساہیوال کی عمارت کا صحن سے ملحقہ حصہ

مکتوب ساہیوال

محمد اسماعیل

قرآنی تعلیمی مرکز جامعہ ضیاء القرآن کی افتتاحی تقریب

گزشتہ دنوں خواتین کے لئے قرآنی تعلیم کے مرکز جامعہ ضیاء القرآن کا افتتاح کلثوم مفتی نے کیا۔ وہ اس ادارہ کی بانی اور انجمن جامعہ ضیاء القرآن کی صدر بھی ہیں۔ تقریباً چھ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی قالینوں سے مزین خوبصورت عمارت میں قرآن کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ حدیث ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قاریہ فاضلہ حافظہ فاضلہ اور ناظرہ القرآن کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اس موقع پر ایک افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں کلثوم مفتی نے ادارہ کی مختصر روائیداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کی درس گاہ کا یہ ادارہ ۱۹۴۱ء میں مدرسہ بنات اسلام کے نام سے لدھیانہ میں مولانا عبید اللہ سندھی کی سرپرستی میں جاری ہوا۔ اور اس نے بہت کم عرصہ میں ترقی کی منازل طے کی اور اسے دار لعلوم دیوبند کے زنانہ سیکشن کے لئے مان لیا گیا۔ اس کے بعد ۱۹۴۳ء میں مولانا الحاج قاری محمد طیب مہتمم دار لعلوم نے ادارہ کا معائنہ کیا اور تحریر کیا کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مدرسہ کی جو شرائط اسلامی نقطہ نگاہ سے ہو سکتی ہیں وہ سب اس مدرسہ میں موجود ہیں خدا کرے مسلمان ہر جگہ اس مدرسہ اور اس کے طریقہ تعلیم کی تقلید کریں۔ یہ سب مفتی محمد نعیم اور ان کے خلف الرشید مفتی ضیاء الحسن جن کی علمی اور تعلیمی جدوجہد نے یہ نیک مثال قائم کی ہے انہیں خداوند اجر عظیم عطا فرمائیں۔

کلثوم مفتی نے اس عظیم دینی درس گاہ کے کوائف بتاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد یکم مئی ۱۹۴۸ء کو مدرسہ بنات السلام کا اجراء ساہیوال میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر راجہ حسن اختر کی اہلیہ کے ہاتھوں ہوا' اور بہت جلد اس درس گاہ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ملکی نصابی تعلیم کے لحاظ سے ہائی سکول کا درجہ حاصل کر لیا۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ساہیوال کے ہر فرد کی خواہش تھی کہ ان کی بچی بنات السلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس ادارہ میں مکمل نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآنی تعلیم ناظرہ' حفظ اور حدیث ترجمہ اور تفسیر کا بھی انتظام تھا۔ انہی ایام میں مولانا شبیر احمد عثمانی نے مدرسہ کا معائنہ کیا اور مدرسہ کے بارے میں ان کے ارشادات درج ذیل ہیں۔

میں نے مدرسہ بنات السلام کے تعلیمی کوائف اور حالات سنے تھے لیکن آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر انتہائی مسرور ہوں کہ منتظمین نے بے سروسامانی کی حالت میں پاکستان میں بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس قسم کی معیاری درس گاہ قائم کر دی ہے۔ جس کی اشد ضرورت ہے میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کلثوم مفتی نے بھی کہا کہ یہ کام جاری' تھا ادارہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا تھا کہ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو حکومت نے جہاں دوسرے تمام قومی سکولوں کو اپنی تحویل میں لیا یہ ادارہ بھی حکومت کے انتظام و انصرام میں چلا گیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے اپنے مشن یعنی قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ اپنے طور پر جاری رکھا۔ اگرچہ اس دوران بیحد مشکلات پیش آئیں۔ ہم نے انتہائی مشکل اور دل شکن حالات کا سامنا کرتے ہوئے اپنے جذبات اور احساسات کو مجروح کرنے کے باوجود اس دین کی شمع کو روشن کرنے کے لئے اپنا خون جگر دیتے رہے۔ آج کا دن میرے لئے انتہائی خوشی کا دن ہے۔ کہ ہم نے چالیس سال قبل جو دینی درس گاہ جاری کی تھی اس کو آج پھر اپنے بڑے بھائی مرحوم مفتی ضیاء الحسن کے نام پر جامعہ ضیاء القرآن کے نام سے جاری کیا جا رہا ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ رب عظیم نے ہم کو جو دینی دولت عطا کی ہے اس کو آنے والی بچیوں کو منتقل کر سکیں تاکہ مستقبل میں وہ وطن عزیز کی قوم کو اسلامی

باقی صفحہ ۱۱ پر

جامعہ ضیا القرآن میں بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں

بقیہ:۔ مکتوب ساہیوال

تعلیمات کے تشخص سے آگاہ کر سکیں۔ انہیں برے بھلے کی تمیز سکھا سکیں۔ انہیں ملک اور قوم کی خدمت کے لئے ایثار اور قربانی کے لئے تیار کر سکیں یہی ہمارا مشن ہے اور یہی خداوند کریم کے احکامات ہیں۔

آخر میں انہوں نے ان خواتین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس عظیم دینی درس گاہ کے قیام کے سلسلہ میں ان کی امداد کی۔ اس درس گاہ کے انتظام و انصرام کے سلسلہ میں ان کے چھوٹے بھائی میاں عبدالوارث نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ وہ ادارہ کے بیرونی امور کے تمام کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس طرح باہمی تعاون اور اشتراک سے پاکستان کی خواتین کی ایک منفرد درس گاہ خواتین کی دینی تعلیم کے لئے اہم خدمت سرانجام دے رہی ہے۔

نوائے وقت
20-06-1988